

واقعہ غرائیق کا علمی تحقیقی اور ناقدانہ جائزہ

A scholarly and critical dissertation on the event of Gharaneeq

☆ ڈاکٹر عطاء الرحمن

☆☆ ڈاکٹر رشاد احمد

Abstract:

Sinlessness is the hallmark of the Characters of Prophets (Peace be Upon them). There is not an iota of sin in the words and deeds of the prophets (Peace be Upon them). As a matter of fact absolute pretty and sinlessness are part and paral of their character yet there are some traditions in which exhibit deviation from the collective stance of the Ummah regarding prophets. There is a narration about the interpretation of sura Hajj, verse No 51. This narration contains disgusting things about Muhammad (SAW). This research article examines and analyses all the charges leveled against Muhammad (SAW) and by proofs and evidences exonerate him from the same.

قرآن کریم نبی کریم ﷺ کی زندگی کو نمونہ تقلید قرار دیتا ہے اور اس کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہے کہ خدا کی محبت آپؐ کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (١) تَعَاهَدْتُمْ لِنَّ اللَّهَ كَرَوْلَ رَسُولٍ مِّنْ أَيْمَنِهِ

نمونہ موجود ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: قُلْ إِنَّكُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبِّيْكُمُ اللَّهُ (۲) اے پیغمبر ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تمھیں اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

مذکورہ آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کرام گناہوں سے مقصوم ہیں۔ اگر انبیاء کرام گناہوں

اسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملکانڈ۔

اسٹنٹ پروفیسر، شنز زايد اسلامک سٹڈیز، پشاور یونیورسٹی۔

☆

☆☆

سے مقصوم نہ ہوتے تو پھر انہیں اللہ تعالیٰ امت کیلئے نمونہ کبھی نہ بناتے اور ان کا اتباع علی الاطلاق لازم نہ ہوتا۔ اتباع رسول کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے محبت کی علامت بتایا ہے اور جس انسان سے گناہ کے صدور کا اختمال ہو اس کی تابع داری اور اطاعت کو اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ محبت کی علامت نہیں بتاتے۔

مذکورہ مضمون یعنی عصمت انبیاء قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہوتی ہے اور یہ امت اسلامیہ کا ایک اجتماعی عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام مقصوم عن الخطاء ہیں اس کے برعکس بعض روایات قرآن مجید کی ایک آیت کی تشریح کی صورت میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

ذیل میں ان روایات کو استقصائی مراحل سے گزار جائے گا۔ اور جرح و تعدیل، اسماء الرجال اور اصول و مصطلحات حدیث کی روشنی میں ان روایات کی تحقیق کی جائے گی۔

حدثنا یونس بن حبیب^(۳)، حدثنا ابو داؤد^(۴)، حدثنا شعبہ^(۵) عن ابی بشر^(۶) عن سعید بن جبیر^(۷) قال: فَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ بِمَكَةَ "النَّجْمِ" فَلَمَّا بَلَغْ هَذَا الْمَوْضِعَ: أَفْرَيْتِمُ الْلَّاتَ وَالْعَزِيزَ، وَمَنَّا الْثَالِثَةُ الْآخِرَةِ، قَالَ: فَالْقَى الشَّيْطَنُ عَلَى لِسَانِهِ: تَلَكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلَى وَإِنْ شَفَاعَتْهُنَّ لِتَرْجِحِي، قَالُوا: مَا ذَكَرَ الْهَتَنَا بِخَيْرٍ قَبْلِ الْيَوْمِ، فَسَجَدُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَ جَلَّ هَذِهِالآیة۔ وما أرسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنیالآیة۔^(۸)

یونس بن حبیب نے حدیث بیان کی ہے۔ انہیں ابو داؤد نے، انہیں شعبہ نے، انہیں ابی بشر نے، انہیں سعید بن جبیر^(۹) نے، سعید بن جبیر^(۱۰) کہتے ہیں کہ: رسول ﷺ نے مکہ میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی جب یہ آیتیں آپ پڑھ رہے تھے: أَفْرَيْتِمُ الْلَّاتَ وَالْعَزِيزَ، وَمَنَّا الْثَالِثَةُ الْآخِرَةِ: تو شیطان نے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ ڈالے: تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترجھی۔ یہ مرغان بلند پرواز ہیں اور ان کی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے۔

پس مشرکین خوش ہو گئے کہ آج تو محمد نے ہمارے معبدوں کی تعریف کی جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں کی چنانچہ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو وہ سب بھی سجدے میں گرد پڑے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلَكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيًّا إِلَّا إِذَا تَمَّنَّى الْقَى الشَّيْطَنُ فِي أُمْنِيَّتِهِ۔^(۹)

مذکورہ بالاسند کے علاوہ یہ روایت درج ذیل طرق سے بھی بیان کی گئی ہے۔

1 - حدثنا القاسم^(۱۰) قال ثنا الحسين^(۱۱) قال حدثنا حجاج^(۱۲) عن ابن جريج^(۱۳) عن ابی

معشر^(۱۳) عن محمد بن کعب القرظی^(۱۵) و محمد بن قیس^(۱۶) قالا جلس رسول اللہ ﷺ فی

ناد من أندیة قریش^(۱۷)

۲ - حدثنا ابن حميد^(۱۸)، قال ثنا سلمه^(۱۹) عن ابن اسحق^(۲۰) عن یزید بن زیاد المدنی^(۲۱)

عن محمد بن کعب القرظی قال لما^(۲۲)

۳ - حدثنا عبدالاعلیٰ^(۲۳) قال ثنا المعتمر^(۲۴) قال سمعت داؤد^(۲۵) عن أبي العالیه^(۲۶) قال

قالت قریش^(۲۷)

۴ - حدثنی یونس قال اخبرنا ابن وهب^(۲۸) قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب^(۲۹) قال

حدثنی ابو بکر عبد الرحمن بن الخرث^(۳۰)^(۳۱)

درجہ بالاطریق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام مرائل^(۳۲) ہیں اور ان میں کوئی سلسلہ مرفوع متصل نہیں۔ تاہم درج ذیل تین سلسلوں سے یہ روایت مرفوع بھی نقل کی گئی ہے۔

۱ - حدثنا یوسف بن حماد^(۳۳)، ثنا امية بن خالد^(۳۴)، ثنا شعبہ، عن أبي بشر، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس^(۳۵) فيما أحسب الشك في الحديث. إن النبي ﷺ قد أبى بمكة.....^(۳۶)

۲ - اخرجا ابن مردویہ^(۳۷) میں طریق الکنی^(۳۸) عن أبي صالح^(۳۹) عن ابن عباس^(۴۰)^(۴۱)

۳ - رواه ابن جریر^(۴۲) و ابن مردویہ میں طریق العوفی^(۴۳) عن ابن عباس^(۴۴)^(۴۵)

پہلے سلسلے میں امية بن خالد اقصیٰ راوی کے بارے میں حافظ ذہبی^(۴۶) لکھتے ہیں:

وثقه ابو حاتم^(۴۷) و سئل عنه أَحْمَد^(۴۸) فلم يُحْمِدْه^(۴۹)۔ ابو حاتم كہتے ہیں یہ شفہہ ہے امام احمد خبل^(۵۰) سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ان کو اپنے الفاظ میں یاد نہیں کیا۔

عقیلی^(۵۱) نے ان کو ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجر^(۵۲) کہتے ہیں: وما ابدی العقیلی فيه غير حديث واحد و صله، وارسله غيره^(۵۳)۔

عقیلی نے اس ایک بات (خامی) کے علاوہ ان کی کوئی اور باتوں (خامیوں) کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ کہ وہ کبھی کسی روایت کو متصل اور کبھی غیر متصل یعنی مرسل نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں بھی یہی معاملہ ہے جو دراصل مرسل ہے۔ لیکن انہوں نے اس کو متصل کیا ہے کیونکہ ان کے استاد سعید بن جبیر سے یہ روایت باقی

بختیر روایۃ نقل کی ہے سب نے مرسل نقل کیا ہے مثلاً:

۱۔ حدثنا ابن بشار^(۵۱) قال حدثنا محمد بن جعفر^(۵۲) قال ثنا شعبة عن أبي بشر عن سعيد بن جبیر قال لما نزلت.....^(۵۳)

۲۔ حدثنا ابن المثنی^(۵۴) قال ثني عبد الصمد^(۵۵) قال ثنا شعبة قال ثنا أبو بشر عن سعيد بن جبیر قال لما نزلت.....^(۵۶)

سنڈ میں ضعف کے علاوہ اس روایت میں ”فیما أحسب أن النبي ﷺ قرأ بمكة“^(۵۷) کے الفاظ مکہ میں اس واقع کے واقع ہونے کو مشکوک بنا دیتے ہیں کہ کیا آپ ﷺ مکہ میں تھے یا کہیں اور دوسرے سلسلے میں کلبی اور تیرسرے سلسلے میں عوینی غیر معتبر روایۃ ہیں۔

حافظ ذہبی کلبی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ان کا نام محمد بن السائب ہے۔ ابوالانضر ان کی کنیت ہے بنو کعب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، کوفہ کے باشندے ہیں۔ ماہر انساب مفسر اور مورخ ہیں، امام شعیؑ^(۵۸) وغیرہ سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اس سے ان کے بیٹے ہشام^(۵۹) اور ابو معاویہ^(۶۰) وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت جامع ترمذی میں پائی جاتی ہے۔

سفیان ثوری^(۶۱) فرماتے ہیں کہ کلبی خود کہا کرتے تھے کہ مجھ سے ابو صالح (میرے استاد) نے ایک بار بطور نصیحت یہ بات فرمائی تھی کہ اے کلبی تو نے ابن عباس کی جتنی روایات مجھ سے سنی ہیں، انہیں کسی سے بیان نہ کرنا (پھر بھی انہوں نے سب کچھ بیان کر دیا حالانکہ استاد نے تلقیہ کا حکم دیا تھا اور پھر نہ معلوم انہوں نے تلقیہ کیوں اختیار نہیں کیا)۔ ابو معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے کلبی کو یہ کہتے نہ ہے کہ جتنی جلد میں نے قرآن حفظ کیا ہے، اتنی جلد کسی نے قرآن حفظ نہیں کیا میں نے صرف چھ یا سات دن میں قرآن حفظ کر لیا تھا اور جس طرح مجھے بھول واقع ہوئی ہے ایسی بھول کسی کو واقع نہیں ہوئی ہوگی، وہ اس طرح کہ میں نے اپنی داڑھی مٹھی میں لیتا کہ داڑھی نیچے کاٹ کر برابر کروں اور اوپر سے کاٹ دی۔

امام یزید بن ہارون^(۶۲) کا بیان ہے کہ مجھ سے خود کلبی نے بیان کیا کہ میں نے جس شئی کو ایک بار یاد کر لیا کبھی بھولا نہیں لیکن میں نے ایک بار حجام کو بلوا یا اور پنی داڑھی مٹھی میں لی اور بجائے نیچے سے کٹوانے کے اوپر سے کٹوائی (یعنی ایک بار خود کاٹی اور ایک بار حجام سے کٹوائی)۔ یعلی بن عبید^(۶۳) کہتے ہیں کہ امام سفیان ثوری نے لوگوں سے فرمایا۔ لوگوں! إتقوا الكلبی، فقيل: فانك تروى عنه، قال: أنا أعرف صدقه من كذلك۔ اس کلبی کی روایتوں سے بچو کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ بھی تو اس کی روایت نقل کرتے ہیں تو انہوں

نے فرمایا کہ میں اس کے سچ اور جھوٹ کو پہچانتا ہوں، یعنی یہ جانتا ہوں کہ اس کی کون سی روایت درست ہے اور کون سی غلط۔

امام بخاری^(۶۳) فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید القطان^(۶۴) اور عبد الرحمن بن مہدی^(۶۵) نے اس کی روایت ترک کی ہے۔ پھر امام بخاری نے امام سفیان ثوری کا یہ قول سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ مجھ سے خود کلبی نے یہ بات کہی تھی کہ کل ما حدثک عن أبي صالح فهو كذب۔ میں مجھ سے ابو صالح کے واسطے سے جو بھی حدیث بیان کروں تو سمجھ لے کہ وہ خالص جھوٹ ہے۔ یعنی کا بیان ہے: کہ میں اس کلبی سے قرآن پڑھنے جایا کرتا تھا، ایک دن بولا: مرضت مرضة فنسنت ما کنت أحفظ، فأتیت ال محمد فتعلوا فی فی حفظت ما کنت نسبت۔ میں ایک دفعہ شدید بیمار ہوا اور اس بیماری کے باعث سب کچھ بھول گیا۔ میں ال محمد کی خدمت میں گیا انہوں نے میرے منہ میں تھوکا تو مجھے سب کچھ بھولا ہوا یاد آگیا۔ یزید بن زریع^(۶۶) فرماتے ہیں: کان سبائیا یہ کلبی سبائی تھا، امام عمش^(۶۷) کوئی کا قول ہے: اتق هذه السبائية۔ اے لوگوں سبائیوں سے بچو کیونکہ جن علماء کو میں نے دیکھا ہے۔ وہ ان سبائیوں کو کذاب کہا کرتے تھے۔

امام سفیان بن عینیہ^(۶۸) نے کلبی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھ سے ابو صالح نے کہا: لیس بمكة احد إلا أنا علمنه وعلمت أباہ۔ کہ مکہ میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جس سے میں واقف نہیں ہوں بلکہ میں توہر ایک کے باپ سے بھی واقف ہوں۔ ابن حبان^(۶۹) کہتے ہیں کہ: کان الكلبی سبائیا من أولئك الذين يقولون إن علياً لم يمت وإن راجع إلى الدنيا ويملوها عدلاً كما ملئت حوراً وإن رأو سحابة قالوا أميراً مؤمنين فيها۔ یہ کلبی سبائیوں کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو امر کے مدعا تھے کہ حضرت علیؑ کی موت واقع نہیں ہوئی، وہ دنیا میں دوبارہ تشریف لا کیئنگے اور دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ یہ لوگ جب بھی بادل کا کوئی مکملزاد کیھتے تو کہتے کہ امیر المؤمنین اس میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہمام^(۷۰) کا بیان ہے کہ: کلبی تو بر ملا کہا کرتے تھے کہ: أنا سبائی۔ میں سبائی ہوں۔ ابو عوانہ^(۷۱) کہتے ہیں: کہ میں نے خود کلبی کو یہ کہتے تھا ہے کہ: کان جبریل یملی الوحی علی النبی ﷺ فلما دخل النبيّ الحلاء جعل یملی علی علی۔ یعنی جبریل نبی کریم ﷺ پر وحی لے کر آتے تیکن جب حضور ﷺ بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو وہ حضرت علیؑ پر وحی شروع کر دیتے۔ احمد بن زہیر^(۷۲) کا قول ہے کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ کلبی کی تفسیر کا مطالعہ کرنا کیا حلال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ

نبیس۔ مکھی بن معین^(۵) کا قول ہے کہ کلبی ثقہ نبیس ہے۔ درقطنی^(۶) اور محمد شین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ متذکر ہے۔ جوز جانی^(۷) کہتے ہیں کذاب ہے۔ امام ابن حبان فرماتے ہیں کہ اس کا مذہب بھی ظاہر ہے اور اس کا جھوٹ بھی اتنا اظہر من اشتمس ہے کہ تعارف کا محتاج نبیس۔ یہ ابوصالح کے واسطے سے ابن عباس[ؓ] سے تفسیر نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ ابو صالح لم یہ ابن عباس ولا سمع الكلبی من أبي صالح إلا الحرف بعد الحرف فلما احتیج اليه أخرجه له الأرض أفالا ذكدها۔ لا يحل ذكره في الكتاب فكيف الاحتجاج به۔ ابوصالح نے ابن عباس[ؓ] کو دیکھا تک نبیس تھا اور انہوں نے ابوصالح سے صرف ایک یاد و باتیں سئی تھیں۔ اب جب بھی اسے جھوٹ بولنا ہوتا ہے تو اس ابوصالح کو یہ زمین کی گہرائیوں اور تاریکیوں سے باہر نکال لاتے ہیں، اس کا اور اسکی روایت کا کسی کتاب میں ذکر کرنا بھی حلال نبیس، کچھ کہ اس کی روایت کو بطور دلیل پیش کیا جائے^(۸)۔ اس کا ایک شاگرد عطیہ بن سعد العوفی ہے، وہ اس کی روایت کی اشاعت کا ذریعہ تھا۔ اس کلبی کی کنیت جس طرح ابوالنصر ہے اسی طرح ایک کنیت ابوسعید بھی ہے۔ عطیہ جب بھی اس کی روایت بیان کرتے تھے تو کہتے کہ ابوسعید نے یہ روایت بیان کی ہے جس سے لوگ یہ دھوکہ کھاتے کہ ابوسعید سے مراد ابوسعید خدری^(۹) صحابی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: أن عطیہ کان یأتی الكلبی فیا خذ عنه التفسیر، و کان یکنی بآبی سعید فیقول: قال ابوسعید۔ یعنی یوہم انه الخدری کہ عطیہ کلبی کے پاس جایا کرتے تھے اور اس سے تفسیر پڑھا کرتے تھے اور اس کلبی کی کنیت ابوسعید تھی۔ عطیہ دھوکہ دینے کے لئے اس کنیت کو استعمال کرتے تھے تاکہ لوگ اس دھوکہ میں مبتلا ہو جائیں کہ ابوسعید خدری مراد ہیں^(۱۰)۔

ابن حیان غرناطی^(۱۱) کہتے ہیں: سُئَلَ عَنْهَا الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَاقٍ جَامِعُ السِّيرَةِ النَّبُوِيَّةِ، فَقَالَ هَذَا مِنْ وَضْعِ الزَّنَادِقَةِ، وَصَنَفَ فِي ذَلِكَ كِتَابًا۔ وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسِينِ الْبَيْهَقِيُّ^(۱۲): هَذِهِ الْقَصَّةُ غَيْرُ ثَابِتَةٍ مِنْ جَهَةِ النَّفْلِ، وَقَالَ مَا مَعْنَاهُ: إِنَّ رِوَايَتَهَا مَطْعُونٌ عَلَيْهِمْ، وَلَيْسَ فِي الصَّحَاحِ وَلَا فِي التَّصَانِيفِ الْحَدِيثِيَّةِ شَيْءٌ مَا ذُكْرُوهُ، فَوَجَبَ إِطْرَاحُهُ وَلِذَلِكَ نَزَهَتْ كِتَابِي عَنْ ذِكْرِهِ فِيهِ۔ وَالْعَجَبُ مِنْ نَقْلِ هَذَا وَهُمْ يَتَلوُنَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالنَّجْمُ إِذَا هُوَيْ مَا ضَلَّ صَاحِبَكُمْ وَمَا غَوَى)۔ وَمَا يَنْطَقُ عَنِ الْهُوَى۔ إِنَّهُ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى)۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمْرَ النَّبِيِّ (قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبْدِلَهُ مِنْ تَلْقاءَ نَفْسِي إِنْ أَتَبِعَ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ) وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَوْ تَقُولُ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ)^(۱۳)۔

اس روایت کے متعلق سیرت نبوی کے سوانح زکار امام محمد بن الحنفی سے جب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ روایت زنداقیوں کی گھٹری ہوئی ہے اور اس کے رد میں انہوں نے پوری ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ امام حافظ ابو بکر احمد بن الحسین الحنفی کہتے ہیں یہ قصہ صحیح نقل سے ثابت ہی نہیں ہے یعنی جن راویوں نے اسے نقل کیا ہے، سب مطعون ہیں۔ صحاح ستہ اور دیگر حدیث کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں۔ اس لئے اس کو ردی چیز کی طرح پھیک دینا ضروری ہے۔ (ابن حیان فرماتے ہیں) اسی لئے میں نے اپنی تفسیر کو اس کے بیان سے آلوہ نہیں کیا۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے کہ انہوں نے اپنی تالیفات میں اس واقعہ کو لکھنے کی کیسے جسارت کی حالات کے قرآن مجید کی ان آیات کو وہ تلاوت کرتے ہیں۔ وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَى الایہ (۸۳)۔

قسم ہے اس ستارے کی جب وہ نیچے اترتا کہ تمہارا ساتھی نہ راہ حق سے بھٹکا اور وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے نہیں ہے یہ گروہ جوان کی طرف کی جاتی ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بنی یهودیوں کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: قُلْ مَا يَكُونُ لِنِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبَعُ إِلَّا مَا يُؤْمِنُ حِلْيَ (۸۵)۔

فرماد تجھے مجھے اختیار نہیں کہ روبدل کر دوں اس میں اپنی مرضی سے۔ میں نہیں پیروی کرتا (کسی چیز کی) بجز اس کے کہ جو وہی کی جاتی ہے میری طرف۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَوْ تَقُولَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ الایہ (۸۶)۔

اگر وہ خود گھر کر بعض باقی ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے پھر ہم کا ٹدیتے اس کی رگِ دل۔ کیا اس ارشاد کے بعد اس چیز کا گمان بھی کیا جا سکتا ہے۔

ابن حیان غرناطی نے ان کے علاوہ کئی اور آیات بھی رسول اللہ ﷺ کی عصمت پر پیش کی ہیں۔ پھر لکھتے ہیں: وهذه نصوص تشهد بعصمته، وأما من جهة المعمول فلا يمكن ذلك لأن تجویزه بطرق إلى تجویزه في جميع الأحكام والشريعة (۸۷)۔

یہ قرآنی نصوص قطعیہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی عصمت پر دلالت کرتی ہیں۔ عقلی طور پر بھی یہ روایت من گھڑت ہے کیونکہ اگر ایسا ہونا ممکن ہوتا تو تمام احکام، آیات اور سارے دین مشکوک ہو جاتا۔

قاضی عیاض (۸۸) لکھتے ہیں: فیکفیک ان هذا الحديث أنه لم يخرجه أحد من أهل الصحة ولا رواه ثقة بسند سليم متصل وإنما أولع به و بمثله المفسرون و المؤرخون المولعون

بكل غريب المتكلفون من الصحف كل صحيح و سقيم^(٨٩)۔

اس داستان کے غیر معتبر ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ کسی بھی محقق عالم نے اس کی تخریج نہیں کی ہے اور نہ کسی شعر اوی نے متصل صحیح منہد سے اس کی روایت کی ہے بلکہ یہ اور اس طرح دیگر پڑغابت داستانیں وہ مورجنین اور مفسرین بیان کرتے ہیں جو ہر صحیح و غلط قصہ کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔

علامہ آلوی^(٩٠) لکھتے ہیں: وذكر الشیخ ابو منصور الماتریدی^(٩١) فی كتاب حصن الاقیاء الصواب أَنْ قَوْلَهُ: تلک الغرائق العلیٰ۔ مِنْ جملة ایحاء الشیطان إلیٰ او لیائے من الزنادقة حتیٰ يلقوا بین الضعفاء وارقاء الدين ليرتابوا فی صحة الدين و حضرة الرسالة برئیة من مثل هذه الروایة^(٩٢)۔

شیخ ابو منصور الماتریدی^(٩٣) نے اپنی کتاب حصن الاقیاء میں لکھا ہے کہ یہ قول (تلک الغرائق العلیٰ) ان باتوں میں سے ایک بات ہے جو شیطان نے اپنے زندیق پیروکاروں کے دلوں میں ڈالی ہے اور انہوں نے دین میں رخنہ ڈالنے والے ضعفاء کو یہی قصہ بیان کیا تاکہ دین کی صحت کو مشکوک بنائے۔ جناب رسالت مآب علیہ السلام اس قسم کی بیہودہ داستانوں سے مبرأ اور منزہ ہیں۔

امام قرقطبی^(٩٤) لکھتے ہیں: ان الامة اجمعـت فـي ما طـريقـه البـلـاغ إـنـه مـعـصـوم فـيـه مـنـ الاـخـبـار عن شـيـء بـخـالـف ماـهـو عـلـيه لاـقـصـداً وـلاـعـمـداً وـلاـسـهـواً وـلاـغـلـطاً^(٩٥)۔

یعنی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تبلیغ کلام الہی میں رسول اللہ علیہ السلام سے ہرگز غلطی نہیں ہو سکتی نہ قصد آنہ معدانہ سہو اور نہ خطاء۔ اس میں نبی ہر طرح مخصوص ہیں۔

اہل واقعہ جو صحیحین اور دیگر کتب حدیث میں ہے وہ صرف اتنا ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام نے مجمع عام میں یہ سورۃ پڑھی اور اس میں آیت سجدہ آنے کی وجہ سے آخر میں سجدہ کیا تو تمام حاضرین جن میں کفار بھی تھے سب سجدہ میں گرپٹے اور ایسا ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ کلام الہی ہوا اور زبان نبی کریم علیہ السلام اس کی تلاوت کر رہی ہو تو کیوں نہ کفار بے ساختہ سجدے میں گرپٹیں۔ بس اتنی بات تھی جس کو زنادقة کی وضع و تحریف نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

اگر ہم ایک لمحہ کے لئے علماء محققین کی مذکورہ بالا تشریحات سے صرف نظر بھی کر لیں اور صرف اس سورہ مبارک پر غور کریں تو حقیقت حال واضح ہو جائے گی۔

اس سورہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: نَوَّمَا يَنْسِطُقُ عَنْ أَلْهَوْيٍ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْدٌ

یُؤْخى (۹۵) یعنی یہ نبی مکرم اپنی خواہش سے تو بولتا بھی نہیں۔ اس کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ وحی الہی ہوتی ہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے جو ان دو آیتوں میں مذکور ہے۔ دوسری طرف یہ روایت ہے کہ معاذ اللہ آپ ﷺ نے ان کے بتوں کی شان میں یہ جملے کہے۔ تلک الغرانیق العلی۔ اب آپ خود فیصلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان سچا ہے یا یہ روایت جوزندیقوں کی وضع کردہ ہے۔ انسان ذرا تامل سے کام لے تو اس روایت کے باطل اور موضوع ہونے کے بارے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ نیزان آیات پر نظر ڈالنے جوان جملوں (تلک الغرانیق العلی) کے بعد اس روایت کے مطابق تلاوت کی گئیں۔ کیا ان کے بتوں کی یہ نہ مت جوان آیات میں کی گئی ہے کفار قریش کے لئے قابل قبول تھی۔ بغرضِ محال اگر آپ ﷺ نے تلک الغرانیق والے جملے کہے ہوتے اور ان کے فوراً بعد یہ آیتیں پڑھی ہوتیں۔

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءَ سَمِيَّتُهَا أَنْتُمْ وَ أَبَائُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَنٍ طِإِنْ يَتَبَعُونَ إِلَّا
الظُّنُّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ (۹۶)۔ نہیں ہیں یہ مجرّد نام۔ جو رکھ لئے ہیں تم نے اور تمہارے باپ داد نے نہیں نازل کی اللہ نے ان کے بارے میں کوئی سنہ نہیں پیروی کر رہے یہ لوگ ملگمان کی اور جسے ان کے نفس چاہتے ہیں۔ کیا ان آیات میں اور ان جملوں میں کوئی باہمی مناسبت ہے؟ کیا ایسا بے جوڑ کلام اُفصح العرب ﷺ کی زبان سے ادا ہو سکتا ہے۔ اور اگر ان دو جملوں کوں کر کفار کو خوشی ہوئی تھی تو اس کے فوراً بعد یہ آیتیں سن کر آپ ﷺ کے بارے میں ان کی خوش فہمیاں ہمیشہ کے لئے کافور نہیں ہو گئی ہوں گی۔ ایک ادنیٰ عقل و فہم کا مالک انسان بھی اس روایت کو صحیح تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا۔

حواشی وحوالہ جات

- ۱۔ سورۃ الاحزاب: ۲۱۔
- ۲۔ سورۃ الاعمران: ۳۱۔
- ۳۔ آپ ابو بشر یوس بن جبیب الاصبهانی ہیں۔ محدث ہیں۔ شیوخ میں امام ابو داود جبکہ شاگردوں میں عبدالله بن جعفر شامل ہیں۔ تصنیف میں الحسن شاہی ہے۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۲۲، ص ۱۰۱، رقم ۲۲۷۔
- ۴۔ الاعلام، ج ۱۸، ص ۱۹۵، رقم ۲۶۱۔
- ۵۔ آپ ابو داود سلیمان بن الاشعث بن شداد بن عمر والجحتانی ہیں۔ شیوخ میں بیکی المدینی جبکہ شاگردوں میں

ابوعوانہ اور امام الترمذی شامل ہیں۔ تصانیف میں السنن اور مراسیل شامل ہیں۔ سیر اعلام النبیاء، ۲۵، ص ۲۰۲، رقم ۱۱۷۔

۵۔ شعبہ بن حجاج بن الورا البصری ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ کہا ہے۔ شیوخ میں ابان بن تغلب، ابراہیم بن میمون جبکہ شاگردوں میں آدم بن ابی ایاس اور ایوب الحنینی شامل ہیں۔ تاریخ کبیر، ج ۳، ص ۹۰، رقم ۲۶۸۔ تحدیب التحذیب، ج ۳، ص ۲۳۳، رقم ۵۹۰۔

۶۔ آپ ابو بشر جعفر بن ابی ایاس الیشکری ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ اور الذہبی نے صدقہ کہا ہے۔ شیوخ میں سعید بن جبیر اور شھر بن حوشب جبکہ شاگردوں میں ایوب الحنینی اور ابو عوانہ شامل ہیں۔ تاریخ کبیر، ج ۲، ص ۱۷، رقم ۲۱۳۔ تحدیب التحذیب، ج ۱، ص ۵۶، رقم ۱۲۹۔

۷۔ آپ ابو عبد اللہ سعید بن جبیر بن ہشام ہیں۔ تابعی اور ثقدراوی ہیں۔ ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر سے علم حاصل کیا۔ سیر اعلام النبیاء، ج ۳۲، ص ۹۵۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۶۷۔

۸۔ تغیر ابن کثیر، ج ۱۰، ص ۸۲

سورۃ الحج ۵۲:

۹۔ آپ ابو محمد القاسم بن عیسیٰ بن ابراہیم الطائی الواطئی ہیں۔ ابو داود نے اپنے مراسیل میں آپ سے روایات نقل کیں۔ شیوخ میں حجاج بن محمد، ہارون بن مسلم اور خالد بن عبد اللہ جبکہ شاگردوں میں عمر بن الولید، ابراہیم بن احمد اور محمود بن محمد شامل ہیں۔ تحدیب التحذیب، ج ۷، ص ۲۳۲، رقم ۵۹۰۔

۱۰۔ الحسین بن بشر بن عبد الحمید الحصی ہیں۔ امام نسائی نے آپ کے روایات نقل کیں۔ ابن حجر نے لابأس بہ کہا ہے۔ شیوخ میں حجاج بن محمد اور محمد بن حمید جبکہ شاگردوں میں امام نسائی شامل ہیں۔
تحذیب التحذیب، ج ۱، ص ۲۲۱، رقم ۵۸۲۔

۱۱۔ آپ ابو محمد حجاج بن محمد الاعور ہیں۔ تبع تابعی ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ ثبت کہا ہے تاہم آخری عمر میں روایات کو مخلط کرتے۔ شیوخ میں یحییٰ بن سعد اور اسرائیل بن یوسف جبکہ شاگردوں میں ابراہیم بن حسن اور حاجب بن سلیمان شامل ہیں۔ سیر اعلام النبیاء، ج ۳۲، ص ۱۷، رقم ۱۲۹۔

۱۲۔ آپ ابوالولید عبد الملک بن عبد العزیز بن جریر الحموی ہیں۔ تابعی اور ضعیف راوی ہیں۔ ابان بن صالح اور ابراہیم بن ابی بکر سے علم حاصل کیا۔ شاگردوں میں اخضر بن عجلان اور اسماعیل بن علیہ مشہور

بیں۔ ۱۵۰ھ/۶۷ء کوفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۳، ص ۱۶۰۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۱۶۰۔ صفة

الصفوة، ج ۲، ص ۱۲۲۔

۱۳۔ آپ ابو عشر نجح بن عبد الرحمن المدنی ہیں۔ الذہبی کہتے ہیں کہ صدوق ہیں مگر اسناد میں غلطی کرتے ہیں۔

شیوخ میں سعید بن امسیب اور محمد بن قیس جبکہ شاگردوں میں احقن بن بشر اور لیث بن سعد شامل

ہیں۔ مکاہ میں وفات پائی۔ لسان المیز ان، ج ۷، ص ۲۰، رقم ۵۰۱۵۔

۱۴۔ آپ ابو حمزہ محمد بن کعب الفرزی ہیں۔تابعی اور شفہ راوی ہیں۔ شیوخ میں زید بن ارقم جبکہ شاگردوں میں ابا

بن صالح اور ابراہیم بن عبید مشہور ہیں۔ ۱۲۰ھ/۶۷ء کو وفات ہوئے۔ تحذیب التحذیب، ج ۹،

ص ۳۲۰۔ الاستیعاب، ج ۱، ص ۵۔ الخبر، ج ۱، ص ۲۲۔

۱۵۔ آپ ابوالیوب یا ابو عنان محمد بن قیس المدنی ہیں۔ ابن حجر اور الذہبی نے شکہ کہا ہے۔ شیوخ میں جابر بن عبد اللہ

اور محمد بن کعب جبکہ شاگردوں میں عمرو بن دینار اور حرب بن قیس شامل ہیں۔ تحذیب

التحذیب، ج ۲۰، ص ۲۱، رقم ۶۷۹۔

۱۶۔ تفسیر الطبری، ج ۱۶، ص ۲۰۳۔

۱۷۔ آپ ابو عبد اللہ محمد بن حمید بن حیان الرازی ہیں۔ ابن حجر نے حافظ ضعیف کہا ہے۔ شیوخ میں عبد اللہ بن

مبارک اور حکم بن بشیر جبکہ شاگردوں میں ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ شامل ہیں۔ ۲۲۸ھ میں وفات پائی۔ سیر

اعلام الغیباء، ج ۲۲، ص ۷۰، رقم ۱۳۲۔

۱۸۔ آپ ابو عبد اللہ سلمہ بن القضل الرازی ہیں۔ تبع تابعی ہیں۔ ابن حجر نے صدوق اور کثیر الخطاء کہا ہے۔ شیوخ

نے ابراہیم بن طہمان اور سفیان ثوری جبکہ یحییٰ بن معین اور یوسف بن موسیٰ شامل ہیں۔ تحذیب

التحذیب، ج ۲۳، ص ۱۰۱، رقم ۲۶۵۔

۱۹۔ آپ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی ہیں۔ ابتدائی سیرت نگاروں میں سے ہیں۔ حافظ حدیث ہیں۔ شیوخ

میں سعید بن ابی ہند، اعرج اور نافع جبکہ شاگردوں میں ابراہیم بن سعد، زیاد البرکائی اور یزید بن ہارون مشہور

ہیں۔ ۱۵۰ھ/۶۷ء کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۲، ص ۲۸۔ میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۳۶۸، رقم

۲۱۹۷۔

۲۰۔ آپ یزید بن زیاد ہیں۔ تابعی اور متروک راوی ہیں۔ شیوخ میں سلیمان بن جبیب اور محمد بن مسلم انہری

- جکہ شاگردوں میں کبیع بن الجراح اور مروان بن معاویہ مشہور ہیں۔ تهدیب التحدیب، ج ۲، ص ۳۲۲، رقم ۳۲۷۔ تهدیب التحدیب، ج ۱۱، ص ۳۲۹۔
- ۲۲۔ تفسیر الطبری، ج ۱۶، ص ۲۰۲۔
- ۲۳۔ آپ ابویحییٰ عبدالعلیٰ بن حماد بن نصر البانی ہیں۔ امام الذہبی نے الحدیث الثابت اور ابن حجر نے لاباس بہ کہا ہے۔ شیوخ میں حماد بن زید، ذکریابن بیکی جکہ شاگردوں میں امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد شامل ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱، ص ۳۰، رقم ۱۲۔
- ۲۴۔ آپ ابو محمد معتمر بن سلیمان البصري ہیں۔ تبع تابعی اور شقر اوی ہیں۔ شیوخ میں الاخزربن عجلان اور ابراہیم بن یزید جکہ شاگردوں میں احمد بن خبل اور اسحاق بن راہویہ مشہور ہیں۔ ۷۸۰ھ/۱۸۰۲ء کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۲۶۵، رقم ۲۲۵۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱۵، رقم ۲۲۵۔
- ۲۵۔ آپ ابو سلیمان داؤد بن عبد الرحمن الحکی ہیں۔ الذہبی نے ثقہ کہا ہے۔ شیوخ میں ابراہیم بن میمون اور عبد اللہ بن عثمان جکہ شاگردوں میں احمد بن محمد اور سعید بن منصور شامل ہیں۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱، ص ۳۰، رقم ۱۲۔ تهدیب التحدیب، ج ۲، ص ۱۲۵، رقم ۳۶۶۔
- ۲۶۔ آپ ابو العالیہ رفیع بن مهران الریاحی ہیں۔ تابعی ہیں۔ شیوخ میں انس اور حذیفہ جکہ شاگردوں میں بکر بن عبد اللہ اور ثابت البنائی مشہور ہیں۔ ۹۰۷ھ/۱۸۰۷ء کو وفات ہوئے۔ تهدیب التحدیب، ج ۲۳، ص ۵۳۹۔ صفة الصفوۃ، ج ۳، ص ۲۲۔
- ۲۷۔ تفسیر الطبری، ج ۱۶، ص ۲۰۲۔
- ۲۸۔ عبد اللہ بن وہب بن مسلم القرشی المدنی فقیہ ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ کہا ہے۔ شیوخ میں اسامہ بن زید اور جریر بن حازم جکہ شاگردوں میں حجاج بن ابراہیم شامل ہیں۔ ۷۱۹ھ میں وفات پائی۔ تاریخ کبیر، ج ۵، ص ۸۳، رقم ۱۰۷۔ تهدیب التحدیب، ج ۵، ص ۳۷، رقم ۱۳۱۔
- ۲۹۔ آپ محمد بن مسلم بن شہاب الزہری ہیں۔ تابعی ہیں۔ شیوخ میں ابان بن عثمان جکہ شاگردوں میں ابراہیم بن سعد وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۲۵ھ/۳۲۷ء کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۷، ص ۷۹۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۱۰۲۔ تهدیب التحدیب، ج ۹، ص ۳۲۵۔
- ۳۰۔ آپ ابو بکر عبد الرحمن بن حارث القرشی المدنی مدینہ کے مشہور فقهاء میں سے ہیں۔ شیوخ میں عمار بن یاسر،

عائشہ صدیقہ اور ابو ہریرہؓ جبکہ شاگردوں میں امام زہری شامل ہیں۔ مدینہ منورہ میں ۹۳ھ میں وفات پائی۔

تذكرة الحفاظ، ج ۱، ص ۶۳۔

۳۱۔ تفسیر الطبری، ج ۱، ص ۲۰۸۔

مرسل ارسال سے مخوذ ہے۔ اس کے معنی اطلاق کے ہیں یعنی چھوڑ دینا۔ محدثین کی اصطلاح میں مرسل وہ روایت ہے جس کی سند میں صحابی کا واسطہ موجود نہ ہو اور صحابی کے سقوط کی صورت میں تابعی براہ راست روایت کرے۔ النکت علی کتاب ابن الصلاح، ج ۲، ص ۵۲۶۔

آپ یوسف بن حماد البصری ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ کہا ہے۔ امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے آپ سے روایات نقل کیں ہیں۔ شیوخ میں حماد بن زید جبکہ شاگردوں میں امام مسلم اور نسائی شامل ہیں۔ ۲۲۵ھ میں وفات پائی۔ تہذیب التہذیب، ج ۱۰، ص ۲۸۹، رقم ۳۰۲۔

آپ ابو عبد اللہ امیہ بن خالد بن الاسود البصری ہیں۔ ابن حجر نے صدقہ کہا ہے۔ شیوخ میں حماد بن سلمہ اور سفیان ثوری جبکہ شاگردوں میں علی بن المدینی شامل ہیں۔ تاریخ کبیر، ج ۲، ص ۳، رقم ۱۵۲۲۔

آپ عبد اللہ بن عباسؓ بن عبد المطلب القرشی الہاشی بڑے مفسر ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سعید بن جبیر اور عامر بن شراحیل مشہور ہیں۔ ۸۸ھ کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۲، ص ۹۵۔ تذكرة الحفاظ، ج ۱۰، ص ۳۰۔

۳۶۔ کشف الاستار عن زوائد البزار، ج ۳، ص ۲۷، رقم ۲۲۶۳۔

البحر الزخار، ج ۱۱، ص ۲۹۶، رقم ۵۰۹۶۔

آپ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردیہ الاصبهانی ہیں۔ مفسر، حافظ اور مؤرخ ہیں۔ شیوخ میں میمون بن اسحاق اور ابو اسحاق بن حمزہ جبکہ شاگردوں میں محمد بن ابراہیم مشہور ہیں۔ لقینفات میں المسند، امامی اور مختصر مشہور ہیں۔ ۲۱۰ھ/۱۰۱۹ء کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۱، ص ۲۶۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۷، ص ۳۰۸۔

آپ ابو الحضر محمد بن السائب بن بشر لکھی ہیں۔ تفسیر اور تاریخ کے عالم تھے۔ رضی میں غور کھٹتے اور متمم بالکذب تھے۔ الجرح والتعديل، ج ۷، ص ۲۷۰۔ میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۵۵۶۔

آپ ذکوان ابو صالح السمان الزیارات المدنی ہیں۔ ابن سحد اور ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم اور ابو زرع نے ثقہ صالح اور مستقیم المحدث کہا ہے۔ تہذیب التہذیب، ج ۲، ص ۲۱۹۔

- ۳۰۔ فتح الباری، ج ۸، ص ۳۰۲۔
- ۳۱۔ آپ ابو جعفر محمد بن حیری بن یزید بن کثیر الطبری ہیں۔ بڑے عالم تھے۔ تصانیف میں تفسیر اور تاریخ طبری مشہور ہیں۔ ۹۲۶ھ کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۲۹، ص ۲۶۔ تذکرة الحفاظ، ج ۲، ص ۳۵۔ البدایۃ والتحمیۃ، ج ۱۱، ص ۱۳۵۔
- ۳۲۔ آپ ابو الحسن عطیہ بن سعد الغوفنی ہیں۔ تابعی اور ضعیف شیعہ راوی ہیں۔ شیوخ میں زید بن ارقم اور ابن عباس جبکہ شاگردوں میں سلیمان الاعمش اور صالح بن مسلم مشہور ہیں۔ ۲۹۷ھ کو وفات ہوئے۔ تحدیب التحذیب، ج ۷، ص ۲۲۲۔ تاریخ کبیر، ج ۷، ص ۸۷۔
- ۳۳۔ تفسیر الدر المنشور، ج ۱۰، ص ۵۲۶۔
- ۳۴۔ آپ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان قاسمی الزہبی ہیں۔ بڑے عالم، حافظ اور محدث ہیں۔ شیوخ میں محمد بن بشار، دارمی اور حجاج بن الشاعر جبکہ شاگردوں میں ابو بکر الاسماعیلی، محمد بن عبد اللہ اور محمد بن جعفر شامل ہیں۔ ۷۸۲ھ میں وفات پائی۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۲۸، ص ۲۵، رقم ۲۵۱۔
- ۳۵۔ آپ ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم بن مهران التمکنی ہیں۔ بڑے عالم، محدث، مفسر اور متكلم میں۔ تصنیفات میں تفسیر القرآن، الجرح والتعديل، المسند اور الرد على الجهمیہ مشہور ہیں۔ ۹۳۸ھ کو وفات ہوئے۔ الاعلام، ج ۳، ص ۳۲۲۔ مجمع المؤلفین، ج ۵، ص ۷۰۔
- ۳۶۔ آپ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن خبل الشیبانی ہیں۔ شیوخ میں سفیان بن عیینہ اور ابو داؤد الطیابی کی جبکہ شاگردوں میں امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم اور ابو داؤد مشہور ہیں۔ بڑے مجتہد تھے۔ فقد میں آپ کا مستقل مسلک ہے۔ مند احمد کے نام سے احادیث کا ایک بڑا مجموعہ مرتب کیا۔ ۲۲۱ھ/۸۵۵ء کو وفات ہوئے۔ تهذیب التهذیب، ج ۱، ص ۷۲۔
- ۳۷۔ میزان الاعتدال، ج ۱، ص ۲۷۵۔
- ۳۸۔ آپ ابو جعفر محمد بن عرواء لعقیلی ہیں۔ محدث اور شفہ راوی ہیں۔ ابو اسماعیل الترمذی، یزید بن محمد اور عقبی اور علی بن عبدالعزیز سے علم حاصل کیا۔ شاگردوں میں محمد بن نافع الخزاعی، ابو بکر بن المقری اور یوسف بن احمد مشہور ہیں۔ تصنیفات میں الفضعاء مشہور ہے۔ ۹۳۳ھ/۳۲۲ء کو وفات ہوئے۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۵، ص ۲۳۶۔ الاعلام، ج ۲، ص ۳۱۹۔

- ۴۹۔ آپ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی ہیں۔ محدث، فقیہ، ادیب ہیں۔ علوم الحدیث اور فن اسماء الرجال میں متعدد کتب تصنیف کیں۔ ۸۵۲ھ میں وفات پائی۔ مجمم المؤلفین، ج ۷، ص ۲۳۸۔ کشف الظنون، ج ۲، ص ۱۲۷۔
- ۵۰۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۱۸۸۔
- ۵۱۔ آپ ابوکبر محمد بن بشار بن عثمان العبدی البصری ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ قرار دیا ہے۔ شیوخ میں امیہ بن خالد، محمد بن جعفر اور سالم بن فرج جبکہ شاگردوں میں امام بخاری، مسلم اور ترمذی شامل ہیں۔ تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۵۰، رقم ۷۸۔
- ۵۲۔ آپ ابوعبد اللہ محمد بن جعفر الحذلی ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ کہا ہے مگر روایات میں غفلت بر تھے تھے۔ شیوخ میں معمر، سفیان ثوری جبکہ شاگردوں میں امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ تہذیب التہذیب، ج ۸، ص ۷۰، رقم ۱۲۹۔
- ۵۳۔ تفسیر ابن حجر طبری، ج ۱۶، ص ۷۰۔
- ۵۴۔ آپ معمر بن لمشی ایمیہ ہیں۔ بڑے عالم، محدث اور مفسر ہیں۔ عربی زبان پر عبور کئے تھے۔ ۸۲۷/۵۰۹ء میں وفات پائی۔ الاعلام، ج ۱۶، ص ۱۸۹۔
- ۵۵۔ آپ ابو محمد عبد الصمد بن علی القرشی ہیں۔ ۸۰۱/۱۸۵ء کو بصرہ میں وفات ہوئے۔ میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۲۰۔ شذرات الذهب، ج ۱، ص ۳۰۔ العبر، ج ۱، ص ۲۹۰۔
- ۵۶۔ تفسیر ابن حجر طبری، ج ۱۶، ص ۷۰۔
- ۵۷۔ تفسیر ابن کثیر، ج ۱۰، ص ۸۲۔
- ۵۸۔ آپ ابو عمر و عامر بن شراحیل الشعیی ہیں۔ اپنے وقت کے بڑے علماء میں سے تھے۔ آپ کا حلقة درس بہت وسیع تھا۔ ۱۰۰۰ھ میں وفات پائی۔ تہذیب التہذیب، ج ۵، ص ۲۵۔ شذرات الذهب، ج ۱، ص ۱۲۶۔
- ۵۹۔ آپ ابوالمندز رہشام بن محمد بن السائب لکھی الکوفی ہیں۔ دارقطنی نے متذوک اور ابن عساکر نے راضی شیعہ کہا ہے۔ تاریخ کبیر، ج ۸، ص ۲۱، رقم ۲۷۰۔ لسان المیزان، ج ۶، ص ۱۳۸، رقم ۴۰۰۔
- ۶۰۔ آپ ابو معاوية محمد بن خازم ایمیہ السعیدی ہیں۔ تبع تابعی ہیں۔ ابن حجر نے ثقہ اور الذهبی نے حافظ کہا ہے تاہم مرجحہ سے تعلق تھا۔ شیوخ میں خالد بن الیاس اور داود بن ابی ہند جبکہ شاگردوں میں احمد بن منیع اور

- سعید بن منصور شامل ہیں۔ تحدیب التحدیب، ج ۸، ص ۹۹، رقم ۱۹۲۔
- ۶۱۔ آپ ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوری ہیں۔ اپنے زمانے کے بڑے عالم اور حافظ حدیث تھے۔
- ۶۲۔ آپ ابو خالد یزید بن ہارون بن ذاذاں اسلمی ہیں۔ حافظ اور شفہ عابد وزاہد شخص تھے۔ تذکرة الحفاظ، ج ۱، ص ۳۱۷۔
- ۶۳۔ آپ ابو یوسف یعلیٰ بن عبید بن ابی امیہ ہیں۔ حافظ، امام اور شفہ میں۔ شیوخ میں تجھی بن سعید اور سفیان الثوری جبکہ شاگردوں میں محمود بن غیلان اور ہارون الجمال شامل ہیں۔ ۲۰۹ھ میں وفات پائی۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۹، ص ۳۷۶۔
- ۶۴۔ آپ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری ہیں۔ امیر المؤمنین فی الحدیث کے لقب سے مشہور ہیں۔ صحیح احادیث کی پہلی تصنیف ”الجامع الصحيح“ آپ نے لکھی۔ ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۳۹۱۔ وفیات الاعیان، ج ۲، ص ۱۸۸۔
- ۶۵۔ آپ ابو سعید تجھی بن سعید بن فروخقطان ہیں۔ حافظ اور بڑے محدث تھے۔ ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ تحدیب التحدیب، ج ۱۱، ص ۱۶۔ شذرات الذهب، ج ۱، ص ۳۵۵۔
- ۶۶۔ آپ ابو سعید عبد الرحمن بن مهدی بن حسان العسیری البصري ہیں۔ حدیث اور جرح و تعدیل کے امام تھے۔ ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ تحدیب التحدیب، ج ۶، ص ۶۷۹۔
- ۶۷۔ آپ یزید بن زریع البصري ہیں۔ بصرہ کے بڑے علماء میں سے تھے۔ ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ الجرح والتعديل، ج ۹، ص ۲۶۳۔ تذکرة الحفاظ، ج ۱، ص ۳۲۵۔
- ۶۸۔ آپ سلیمان بن مهران الاعمش الکوفی ہیں۔ بڑے زاہدان انسان تھے۔ ۱۳۸ھ میں وفات پائی۔ میزان الاعتدال، ج ۲، ص ۲۰۰۔ تذکرة الحفاظ، ج ۱، ص ۱۵۳۔
- ۶۹۔ آپ ابو محمد سفیان بن عبینہ بن ابی عمران اهل الکوفی ہیں۔ صاحب تصنیف تھے۔ ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ الجرح والتعديل، ج ۱، ص ۳۲۔ تحدیب التحدیب، ج ۲، ص ۷۱۔ شذرات الذهب، ج ۱، ص ۳۵۳۔
- ۷۰۔ آپ ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی ہیں۔ بڑے محدث، مؤرخ اور مصنف ہیں۔ شیوخ میں نسائی، حسن بن

- سفیان اور ابو یعلی جبکہ شاگردوں میں ابن مندہ اور الحاکم مشہور ہیں۔ ۲۵۳ھ/۹۶۵ء کو وفات ہوئے۔ لسان الحمیز ان، حج ۵، ص ۱۱۲۔ سیر اعلام المbla، ح ۱۲، ص ۲۷۶۔
- ۷۱۔ آپ علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے چپازاد بھائی اور داماد ہیں۔ چوتھے خلیفہ راشد ہیں ۲۰۰ھ/۶۲۰ء کو وفات ہوئے۔ الاصابة، ح ۲، ص ۵۰۔ الاعلام، ح ۲، ص ۲۹۵۔
- ۷۲۔ آپ حام بن نافع الحمیری الصنعاوی ہیں۔ شیوخ میں وہب بن مدبه اور ہارون بن حسین جبکہ شاگردوں میں بیٹا عبدالرزاق مشہور ہے۔ تحدیب التہذیب، ح ۱۰، ص ۳۵، رقم ۷۰۔
- ۷۳۔ آپ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم النیسا بوری ہیں۔ مشہور مصنف ہیں۔ تصانیف میں الحسن اور مستخرج شامل ہے۔ سیر اعلام المbla، ح ۲۷، ص ۲۵، رقم ۲۳۱۔
- ۷۴۔ آپ ابو بکر بن ابی خیمه ہیں۔ اصل نام احمد بن زہیر بن حرب ہے۔ امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے ہیں۔ لسان الحمیز ان، ح ۷، ص ۹، رقم ۱۵۰۔
- ۷۵۔ آپ تیجی بن معین البغدادی ہیں۔ بڑے محدث ہیں۔ علم جرح و تعدیل کے ائمہ میں سے ہیں۔ تحدیب التہذیب، ح ۱۱، ص ۲۸۰۔ وفیات الاعیان، ح ۲، ص ۱۳۹۔
- ۷۶۔ آپ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن محمدی الدارقطنی ہیں۔ تصانیف میں السنن اور العلل مشہور ہیں۔ ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔ تذكرة الحفاظ، ح ۳، ص ۹۹۱۔ وفیات الاعیان، ح ۳، ص ۲۹۷۔
- ۷۷۔ آپ ابو اسحاق ابراہیم بن یعقوب بن اسحاق الجوز جانی ہیں۔ ائمہ جرح و تعدیل میں سے ہیں۔ جزو جان میں پیدا ہوئے پھر دمشق آئے اور وفات تک یہی ٹھہرے۔ تقریب التہذیب، ح ۱، ص ۲۶۔ تذكرة الحفاظ، ح ۲، ص ۵۳۶۔ میزان الاعتمال، ح ۱، ص ۸۱۔
- ۷۸۔ میزان الاعتمال، ح ۳، ص ۵۵۶۔ ۵۵۶ھ و تذہیب تحدیب الکمال فی اسماء الرجال، ح ۸، ص ۱۰۸۔
- ۷۹۔ آپ سعید الخدری ہیں۔ صحابی ہیں۔ ۷۷ھ میں وفات پائی۔ تحدیب التہذیب، ح ۳، ص ۲۷۹۔ تذكرة الحفاظ، ح ۱، ص ۱۲۳۔
- ۸۰۔ میزان الاعتمال، ح ۳، ص ۸۰۔
- ۸۱۔ آپ محمد بن حیان بن محمد بن یوسف الاندلسی ہیں۔ شیوخ میں علی عبدالرحمٰن بن محمد شامل ہیں۔ ۸۰۶ھ میں وفات پائی۔ شذرات الذهب، ح ۴۰، ص ۷۔

- ۸۲۔ آپ ابوکبر احمد بن حسین اثیقی ہیں۔ شفہ راوی ہیں۔ شیوخ میں حاکم اور ابو الحسن بن بشران جبکہ شاگردوں میں عبدالجبار بن محمد، عبدالمعمم القشیری اور عبداللہ بن محمد شامل ہیں۔ ۳۵۸/۱۰۲۵ء کو وفات ہوئے۔ المعین فی طبقات الحمد ہیں، ج ۱، ص ۳۶۰ و ذیل التقدیم فی رواۃ السنن والاسانید، ج ۲، ص ۳۰۰۔
- ۸۳۔ محمد بن یوسف الشہیر بابی حیان الاندلسی الغرناطی، تفسیر البحر المحيط، دارالكتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۳ء، ج ۲، ص ۳۵۲۔
- ۸۴۔ سورۃ النجم: ۱-۷
- ۸۵۔ سورۃ یونس: ۱۵
- ۸۶۔ سورۃ الطلاقۃ: ۳۲-۳۳
- ۸۷۔ تفسیر البحر المحيط، ج ۲، ص ۳۵۲۔
- ۸۸۔ آپ القاضی عیاض بن موسی بن عیاض الجھنی الاندلسی ہیں۔ حدیث کے بڑے عالم تھے۔ صاحب تصنیف ہیں۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۱۳۰۔ انحوم الزراہرة، ج ۵، ص ۲۸۵۔ البدایہ و انہایہ، ج ۱۲، ص ۲۲۵۔
- ۸۹۔ شرح الشفاء، ج ۲، ص ۲۲۷۔
- ۹۰۔ آپ ابوالثنا عشاہب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی آلوی ہیں۔ بڑے عالم، مجتهد اور مفسر ہیں۔ تصنیف میں تفسیر روح المعانی اور غرائب الاغتراب مشہور ہیں۔ الاعلام، ج ۱۵، ص ۳۲۷۔
- ۹۱۔ آپ ابو منصور عبد القاهر بن طاہر الماتریدی ہیں۔ ائمہ اصول میں سے ہیں۔ مختلف فنون میں مہارت رکھتے تھے۔ صاحب تصنیف ہیں۔ ۳۲۹ھ میں وفات پائی۔ وفیات الاعیان، ج ۱، ص ۲۹۸۔
- ۹۲۔ روح المعانی، ج ۱، ص ۲۷۱۔
- ۹۳۔ آپ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی ہیں۔ فقیہ، مفسر اور لغت کے بڑے عالم ہیں۔ ۶۷۱ھ میں مصر میں وفات پائی۔ الاعلام، ج ۵، ص ۳۲۲۔
- ۹۴۔ تفسیر قرطبی، ج ۱۳، ص ۳۲۲۔
- ۹۵۔ سورۃ النجم: ۳-۲
- ۹۶۔ سورۃ النجم: ۲۳

مصادر و مراجع

- ١۔ ابن کثیر، عماد الدین اسماعیل بن کثیر، تفسیر ابن کثیر، موسسه قرطبة، قاهرہ ۲۰۰۰ء۔
- ٢۔ تفسیر الطبری، محمد بن جریر، تحقیق عبد اللہ بن عبد الحسن الترکی، مرکز البحوث والدراسات العربیة والاسلامیة الارابجیر، قاهرہ ۲۰۰۱ء۔
- ٣۔ امام حاکم محمد بن عبد اللہ النیشاپوری، الثناۃ علی کتاب ابن الصلاح، تحقیق، ریبع بن حادی عسیر، المدینہ المنورہ ۱۹۸۳ء۔
- ٤۔ نور الدین علی بن ابی بکر الشیخی، کشف الاستار عن زوائد البزر، تحقیق، جبیب الرحمن الاعظی، موسسه الرسالہ بیروت ۱۹۹۷ء۔
- ٥۔ حافظ ابی بکر احمد بن عمرو بن عبداللّٰہ البزر، الہجر الزخار المعروف بمسند البزر، موسسه علوم القرآن بیروت ۱۹۸۸ء۔
- ٦۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، تحقیق عبد القادر شیخہ الحمد، الریاض ۲۰۰۱ء۔
- ٧۔ عمر رضا کحالہ، مجمم المؤلفین تراجم مصنفوں الکتب العربیہ، دار احیاء التراث العربي، بیروت، ۱۴۰۹/۱۹۸۸ء۔
- ٨۔ الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، میزان الاعتداں فی فنون الرجال، دار المعرفۃ بیروت، ۲۰۰۰ء۔
- ٩۔ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، تذهیب التهدیب، موسسه الرسالہ بیروت ۱۹۹۵ء۔
- ١٠۔ الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان، تذهیب تهذیب الکمال فی اسامی الرجال، الفاروق للحدیثہ للطباعة والنشر قاهرہ ۲۰۰۳ء۔
- ١١۔ عبد الرحمن بن علی بن محمد بن لبوزی، کتاب الضعفاء والمعتر وکیں، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۰ء۔
- ١٢۔ الذہبی، محمد بن احمد، لمعین فی طبقات الْمُحَدِّثِین، دار الفرقان، عمان، ۱۴۰۳/۱۹۸۳ء۔
- ١٣۔ الذہبی، ذیل التقدید فی رواۃ اسنن والاسانید، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۱/۱۹۹۰ء۔
- ١٤۔ محمد بن یوسف الشیر باہی حیان الاندلسی الغرناطی، تفسیر الہجر الحکیم، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۳ء۔
- ١٥۔ ملاعلی قاری الہصر وی، شرح الشغاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۰۱ء۔
- ١٦۔ ابو افضل شہاب الدین سید محمود آلوی البغدادی، روح المعانی فی تفسیر القرآن، دار احیاء التراث العربي، بیروت۔
- ١٧۔ القرطی، محمد بن احمد بن ابی بکر، الجامع لاحکام القرآن، موسسه الرسالہ بیروت، ۲۰۰۰ء۔